صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

یا اللہ مدد

حق چار یار

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مناقب خلفاء راشدین

رضوان اللہ علیہم اجمعین

(حصہ دوم)

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 16

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

النور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ
اِسلام کا نظامِ حکومت	3
اسلامی حکومت کے قواعد وضوابط	3
اقتدارِ اعلیٰ، وحدتِ حکومت	4
اسلامی دورِ حکومت، خلافت الٰہی	5
خلافت راشدہ، خلفاء راشدین	5
صحابہ کرامؓ کی حکومت کا دورِ ثانی	6
مسلمانوں کی حکومت کا دورِ ثالث	6
مسلمانوں کی حکومت کا دورِ رابع	7
حکومت کی تعریف	7
حکومت اعلیٰ، حکومت الٰہی	8
حاکم بالادست، فرمانروائے اعلیٰ	9
اقتدارِ اعلیٰ، حقوق، اختیارات	10
چار یارؓ......خلفائے راشدینؓ	13
آیت تمکین۔ خلافت نبوت	13
آیت استخلاف۔ وعدہ خلافت	15
آیت استخلاف کا مصداق	17
حدیث اتباعِ خلفائے راشدین	19
مہاجرین اور انصار سچے مومن ہیں	19
چاروں خلفاء کی محبت فرض ہے	20
مناقب خلفاءِؓ اربعہ	21
چاروں خلفاء کا انتخاب	23
خلافتِ نبوت تیس سال	24
۱۲ خلفاء تک غلبہ اِسلام	27
۱۲ خلفاء قیامت تک ہوں گے	28
دورِ خلافت راشدہ کی فتوحات	29
دورِ صدیقیؓ	29
عہد فاروقیؓ	30
سطوت عثمانیؓ	31
خلافت مرتضویؓ	31
حق چار یارؓ	32

☆☆☆☆

عبدالوحید الحنفی

ترتیب وتدوین: حافظ عبدالوحید الحنفی ...... چکوال
ٹائٹل وکمپوزنگ: **النور** مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ چکوال 0543-421803 / 0334-8706701
ناشر: **کشمیر** بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال

مناقب خلفاءِ راشدینؓ (حصہ دوم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم۔

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَخُلَفَائِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

اِسلام کا نظام حکومت

اِسلام کا نظام حکومت سیاسی دنیا کے لئے ناموس اکبر ہے۔ حاکمیت کی جان ہے۔ اس حکومت کا مآخذ خدا کا آخری قانون ہے۔ تمام برائیوں کا خاتمہ کرتا ہے۔ اور بھلائیوں کا حکم دیتا ہے۔

جو انسان کامل کو اپنا نائب بناتا ہے اور انسانوں کو انسانیت عامہ کی فلاح اور بہتری کے لئے اپنے سایہ میں بلاتا ہے۔

شوریٰ (مرضی عامہ) کو سیاسی ارتقاء کے لئے فیصلہ کن قوت قرار دیتا ہے اور خدا کی دنیا کو ہزاروں وطنوں (کی تقسیم) کی جگہ انسانیت کا وطن اکبر بناتا ہے۔ [تلخیص: اِسلام کا نظام حکومت ...... مصنفہ: مولانا حامد انصاری]

اسلامی حکومت کے قواعد وضوابط

جہاں تک اسلامی حکومت کے قواعد وضوابط اور طور طریقوں کا تعلق

ہے، اِسلام پہلے دن سے انسانیت عامہ کے مناسبِ وقت، فطری واجبات کو پورا کرتا ہے۔ اس نے اجتماعی خدمت اور سیاسی حوصلہ مندی کے کئی دور دیکھے اور ہر دور میں اپنی ذمہ داریوں کا ساتھ دیا۔

اقتدارِ اعلیٰ

وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ (القرآن ۱۳:۱۴۱)

اللہ حکمرانی کرتا ہے کوئی اس کے حکم کو ہٹانے والا نہیں ہے۔

اِسلام کے قانونِ حکومت میں خداوند عالم کی مطلق حاکمیت، قدرت اور ہمہ گیر غلبہ اقتدارِ اعلیٰ ہے اور خداوند برتر کی ہستی صاحب اقتدارِ اعلیٰ ہے۔

عبدالوحید الحنفی

وحدتِ حکومت

قرآن عظیم نے حکومت کی وحدت کو دو جملوں میں پیش کیا ہے۔ خدا کی سلطنت ایک ایسی وحدت ہے جس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔

لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ (القرآن ۱۸:۲۶)

حکومت صرف خدائے واحد کے لئے خاص ہے۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (القرآن ۱۲:۴۰)

حکم صرف اللہ کا ہے۔

اسلامی دورِ حکومت

اسلامی دور حکومت اور مسلمانوں کے دور حکومت کی حدود تاریخی اعتبار سے حسب ذیل ہیں:

خلافت الٰہی

سید کونین، رحمت للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی نیابتی حکومت کا عہد باسعادت ...... مدینہ منورہ

۱۰ سالہ عہد حکومت

۱۲ ربیع الاول ۱ھ سے ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ تک

۲۴ ستمبر ۶۲۲ء سے ۹ جون ۶۳۲ء تک

عبدالوحید الحنفی

خلافت راشدہ

دارالخلافہ مدینہ منورہ، عرب

خلیفہ اول: سیدنا ابوبکر صدیق اکبرؓ کا عہد خلافت

۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ تا ۲۲ جمادی الثانیہ ۱۳ھ

مطابق ۹ جون ۶۳۲ء تا ۲۳ اگست ۶۳۴ء

مدت خلافت بحساب ہجری ۲ سال ۳ ماہ ۱۰ دن

مدت خلافت بحساب عیسوی ۲ سال ۲ ماہ ۱۶ دن

خلیفہ دوم: سیدنا عمر فاروق اعظمؓ کا زمانہ خلافت

۲۲ جمادی الثانیہ ۱۳ھ تا یکم محرم ۲۴ھ

مطابق ۲۳ اگست ۶۳۴ء تا ۷ نومبر ۶۴۴ء

مدت خلافت بحساب ہجری ۱۰ سال ۶ ماہ ۱۲ دن

مدت خلافت بحساب عیسوی ۱۰ سال ۲ ماہ ۱۳ دن

خلیفہ سوم: سیدنا عثمان ذوالنورینؓ کا زمانہ خلافت

یکم محرم ۲۴ھ تا ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ

مطابق ۷ نومبر ۶۴۴ء تا ۲۳ جون ۶۵۶ء

مدت خلافت بحساب ہجری ۱۱ سال ۱۱ ماہ ۲۴ دن

مدت خلافت بحساب عیسوی ۱۱ سال ۷ ماہ ۱۵ دن

خلیفہ چہارم: سیدنا علی المرتضیٰؓ کا زمانہ خلافت

۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ تا ۱۸ رمضان ۴۰ھ

مطابق ۲۳ جون ۶۵۶ء تا ۲۷ جنوری ۶۶۱ء

مدت خلافت بحساب ہجری ۴ سال ۹ ماہ

مدت خلافت بحساب عیسوی ۴ سال ۶ ماہ ۸ دن

صحابہ کرامؓ کی حکومت کا دورِ ثانی

خلافت حضرت امام حسنؓ

دارالخلافہ کوفہ

۲۰ رمضان ۴۰ھ تا ربیع الاول ۴۱ھ

مطابق ۲۷ جنوری ۶۶۱ء تا جولائی ۶۶۱ء

خلافت حضرت امیر معاویہؓ

دارالخلافہ دمشق

ربیع الاول ۴۱ھ تا ۲۲ رجب ۶۳ھ

مطابق جولائی ۶۶۱ء تا ۲۹ اپریل ۶۷۹ء

خلافت حضرت عبداللہ بن زبیرؓ

دارالخلافہ مکہ معظّمہ

۶۴ھ سے ۷۳ھ تک

مطابق ۶۸۲ء سے ستمبر ۶۹۲ء تک

خادم اہلسنت
حافظ عبدالوحید الحنفی

مسلمانوں کی حکومت کا دورِ ثالث

خلافت بنی امیہ: دارالخلافہ دمشق کے تحت — ۶۱ھ تا ۱۳۳ھ مطابق ۶۸۰ء تا ۷۵۰ء (۷۰ سال)

امارتِ بنی امیہ: دارالخلافہ اندلس کے تحت — ۱۳۹ھ تا ۴۲۲ھ مطابق ۷۵۶ء تا ۱۰۳۱ء (۲۷۵ سال)

خلافت عباسیہ کی حکومت: — ۱۳۳ھ تا ۶۰۵ھ مطابق ۷۵۰ء تا ۱۲۰۸ء (۴۵۸ سال)

خلافت عثمانیہ: عثمانی ترکوں کی حکومت — ۶۹۹ھ تا ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۲۹۹ء تا ۱۹۲۴ء (۶۲۵ سال)

مغلیہ سلطنت: ہندوستان میں مغلوں کی حکومت — شعبان ۹۳۲ھ تا شعبان ۱۲۷۴ھ مطابق فروری ۱۵۲۶ء تا فروری ۱۸۵۷ء (۳۳۲ سال)

[ماخوذ دائرۃ المعارف: ج ۶ ص ۹۶ طبع بیروت ۱۸۸۲ء]

مسلمانوں کی حکومت کا دورِ رابع

فروری ۱۹۲۴ء میں خلافت عثمانیہ ترکی کے خاتمہ کے بعد موجودہ دور کی مسلم حکومتیں اس

تاریخی سلسلہ میں دور رابع میں داخل ہیں۔ اور تقریباً ۵۶ ملکوں میں تقسیم ہیں۔ فروری ۱۹۲۴ء سے فروری ۲۰۰۹ء تک ۸۵ برس سے یہ کیفیت ہے۔ نظام خلافت کے احیاء کے لئے ہر ملک میں کوششیں جاری ہیں۔

حکومت کی تعریف

حکومت ایک فعل ہے جس کا سرچشمہ حکم ہے۔

اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہ (۶:۵۷ قرآن)

ترجمہ: حکم صرف اللہ کا ہے۔

اَلا لَہُ الْحُکْم (۶:۶۲ قرآن)

ترجمہ: خوب سن لو! فیصلہ اللہ ہی کا ہوگا۔

فَالْحُکْمُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْکَبِیْرِ (۴۰:۱۲ قرآن)

ترجمہ: حکومت اللہ ہی کی ہے جو بالا دست اور بڑا ہے۔

اسلامی حکومت کی عام حقیقت کا پہلا درجہ یہ ہے کہ وہ خدا کی بالا دست حکومت ہے۔ اس کا سرچشمہ اللہ کا پیغام ہے اور اس کی حقیقت اللہ کے حکم میں مرکوز ہے۔

حکم

سب سے پہلے اسلامی حکومت کی حقیقت کا اظہار قرآن کے لفظ حکم سے ہوتا ہے۔ قرآن میں جابجا حکم کا ذکر ہے۔

عبدالوحید الحنفی خادم اہلسنت حافظ

حکومت اعلیٰ

فَالۡحُکۡمُ لِلّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡکَبِیۡرِ (۱۲:۴۰ قرآن)

ترجمہ: حکومت اللہ ہی کی ہے جو بالا دست اور بڑا ہے۔

حکومت الٰہی

اِسلام کی حکومت اپنے اختیار و اقتدار، اپنی زندہ اور کارفرما طاقت، اپنی مذہبی تشکیل و تنظیم اور اپنی اجتماعی شیرازہ بندی کے لحاظ سے عرش عظیم کے فرمانروا کی حکومت ہے، جو اعلیٰ اور بالا دست حکومت کی حیثیت سے حکومت الٰہی (خدا کی حکومت) کے نام سے سرفراز ہے۔ اس حکومت کی رو سے دنیا ایک تکوینی وجود ہے۔ انسانی نظام ایک ربانی نظام ہے۔ حکومت ایک بلند پایہ ربانی حق ہے۔ اور حکم ایک ربانی فعل ہے۔

دنیا کے انسان مجتمع ہو کر ایک بہترین معاشرہ قائم کرتے ہیں۔ خدا کی بالا دست طاقت اس پر حکومت کرتی ہے۔ حکومت خدا کی چیز ہے۔ وہ اس کو دے بھی سکتا ہے اور دے کر واپس بھی لے سکتا ہے۔ اس کا اعلان ہے:

تُؤۡتِی الۡمُلۡکَ مَنۡ تَشَآءُ (قرآن ...... آل عمران)

ملک جس کو چاہیں دے دیتے ہیں۔

فرمانروائے اعلےٰ

فَتَعَالَی اللّٰہُ الۡمَلِکُ الۡحَق (سورۃ طہٰ آیت ۱۱۴)

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

سو اللہ تعالیٰ جو بادشاہِ حقیقی ہے، بڑا عالی شان ہے۔

حاکم بالادست

حکومت و سلطنت میں سب سے پہلی ہستی فرمانروائے اعلیٰ ہے۔ اسلامی حکومت اپنی مؤثر تنظیمات، اپنے احکام وقوانین کے اجراء اور اپنے اقتدار کے دائرہ میں خداوند تعالیٰ کی واحد ہستی کو فرمانروائے اعلیٰ (حکومت کا اصل مالک) سمجھتی ہے۔ یہ ہستی اعتقاد کا مرکز، اعمال کا محور، ضابطہ و دستور کا سرچشمہ، سیاست وسلطنت کا مبداء، عالمانہ تدبر، حکیمانہ انصاف اور حاکمانہ تشکیلات کا مرجع اول ہے۔

عبدالوحید الحنفی خادم اہلسنّت حفظہ

فرمانروائے اعلیٰ کے نام

وَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى

اللہ کے نام پسندیدہ ہیں۔

اسلامی حکومت کے فرمانروائے اعلیٰ کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں یہ نام بھی ہیں:

(الف) رَبُّ الْعَالَمِيْنَ — فرمانروائے اعلیٰ — (قرآن ۱:۲)

(ب) اَلْمَلِکُ الْقُدُّوس — مقدس بادشاہ — (قرآن ۲۸:۲۳)

(ج) اَلْمَلِکُ الْحَق — بادشاہِ برحق — (۲۰:۱۱۴، ۲۳:۱۱۶)

(د) مَالِکُ الْمُلْک — فرمانروائے مملکت (قرآن ۳:۳۵)

(ہ) اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن — حکمرانوں کا حکمران (قرآن ۱۱:۴۵)

(و) خَیْرُ الْحَاکِمِیْن — بہترین حکمران (۷:۸۷، ۱۰:۱۰۹، ۱۲:۸۰)

(ز) مَلِکِ النَّاس — انسانیت عامہ کا فرمانروا (قرآن ۱۱۷:۲)

(ح) رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم — عرش عظیم کا فرمانروا (۹:۱۲۹)

اقتدارِ اعلیٰ

وَاللّٰہ یَحْکُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ (قرآن ۱۳:۴۱)

اللہ حکمرانی کرتا ہے، کوئی اس کے حکم کو ہٹانے والا نہیں۔

فرمانروائے اعلیٰ کے حقوق، اختیارات

ھُوَ الْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ (قرآن ۶:۶۱)

اللہ اپنے بندوں پر غالب ہے۔

اِسلام کے نظام حکومت میں فرمانروائے اعلیٰ کے حقوق و اختیارات سے مراد یہ ہے کہ وہ زندگی کے ہر شعبے کی طرح سیاست وسلطنت کے دائرہ میں اقتدارِ اعلیٰ کا مالک ہے۔ شاہانہ تصرفات کا حق رکھتا ہے اور مختارِ کل ہے۔
(القرآن ۶۷:۱)

چنانچہ جب پہلی مرتبہ مکہ کے امراء اور سرداروں نے جمع ہو کر کہا کہ ہم آپ کو شہنشاہ بنانے کے لئے تیار ہیں تو آپ ﷺ نے شہنشائیت کو قبول

کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کہا: میں نہ سرمایہ دار بننا چاہتا ہوں، نہ شہنشائیت کا حریص ہوں۔ بلکہ میں اللہ کا نمائندہ ہوں اور اس کے حکم سے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کر رہا ہوں۔ میں تمہارے واسطے دنیا بھی لایا ہوں اور دنیا کے بعد کی زندگی بھی۔ اگر تم سرتابی کرو گے تو میں اس وقت کا انتظار کروں گا جب اللہ کی حکومت منظر عام پر آئے گی۔ اور اللہ کا حکم فریقین میں فیصلہ کر دے گا۔

[سیرت ابن ہشام ج۱ص ۱۱۶ اِسلام حمزہ]

حضور ﷺ کا ارشاد

عبدالوحید الحنفی

اَلْاَمْرُ اِلَی اللّٰہِ یضعہ حَیْثُ یَشَاء [سیرت ابن ہشام ج۱ص ۲۶۴]

حکومت کا معاملہ خدا سے متعلق ہے وہی یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ حکومت کس کو ملے گی اور کس کو نہیں ملے گی۔

آپ ﷺ کا یہ ارشاد درحقیقت قرآن کے اس فرمان کے عین مطابق ہے کہ حکومت خدا کی چیز ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے جس کے ہاتھ سے چاہتا ہے نکال لیتا ہے۔

یہی وہ نظریہ ہے جو عہد رسالت اور عہد خلافت راشدہ میں کارفرما تھا۔ اور جس سے موروثی بادشاہت کی تردید ہوتی ہے۔

الحاکم بامر اللہ

اسلامی دور کی تاریخ اس امر پر گواہ ہے کہ اسلامی تصورات کا پہلا مرکز ایک ایسے فرمانروائے اعلیٰ کا وجود ہے جو بالادست ہے اور حکومت بالادست کا منشا ہے۔ پیغمبر اعظم محمد رسول اللہ ﷺ "**الحاکم بامر اللہ**" خدا کی حکومت کے ذمہ دار تھے۔ اور خلفائے راشدینؓ کی حکومت بھی اس حکومت اعلیٰ کا عکس تھی۔

ان الحکم الا للہ

حکم صرف اللہ کا ہے۔ (القرآن ۱۲:۴۰)

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

مسلمان **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** پر ایمان رکھتے ہیں اور دِین کے دائرہ کی طرح دنیا کے دائرہ میں بھی اللہ کی حاکمیت کو اپنے عقیدہ کی جان سمجھتے ہیں۔

چار یارؓ.....خلفائے راشدینؓ

آیت تمکین۔ خلافت نبوت

حسب ذیل دو آیتیں خلافت نبوت کے قائم ہونے کی واضح دلیل ہیں:

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ

لَقَدِیۡرُ ۨ ۝ الَّذِیۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِهِمۡ بِغَیۡرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنۡ یَّقُوۡلُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ (پارہ ۱۷، سورۃ الحج، آیت ۳۹، ۴۰)

ترجمہ: ان لوگوں کو لڑائی کی اجازت دے دی گئی ہے، جن سے کفار کی طرف سے لڑائی کی جاتی ہے۔ اس وجہ سے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ ان کی نصرت و مدد کرنے پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

اس کے بعد انہی مومنین مہاجرین کے بارے میں اعلان فرمایا کہ:

اَلَّذِیۡنَ اِنۡ مَّکَّنّٰهُمۡ فِی الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَ اَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ نَهَوۡا عَنِ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَۃُ الۡاُمُوۡرِ

(پارہ ۱۷، سورۃ الحج، آیت ۴۱)

ترجمہ: یہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں زمین پر تمکین و اقتدار دیں تو یہ لوگ نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیں اور نیک کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

اس آیت تمکین میں اللہ تعالیٰ نے مہاجرین صحابہؓ کے متعلق ایک اعلان فرمایا ہے (جن کو کافروں نے گھروں سے نکال دیا تھا اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت مدینہ میں قیام پذیر ہو گئے تھے) کہ اگر ہم ان کو ملک میں حکومت و اقتدار دے دیں تو وہ ضرور ان چار کاموں کی تکمیل کریں گے۔ اور

عبدالوحید الحنفی

چونکہ ان مہاجرین صحابہ کرامؓ میں سے آنحضرت ﷺ کے بعد ان چار اصحابؓ کو ہی ملکی اقتدار عطا کیا ہے، یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ ذالنورین اور حضرت علی المرتضیٰؓ۔ اس لئے حسب اعلان خداوندی قرآن پر ایمان رکھنے والوں کے لئے یہ قطعی عقیدہ لازم ہے کہ ان چاروں خلفاء نے ضرور وہ کام سرانجام دیئے ہیں جن کا اس آیت میں ذکر ہے یعنی اقامت صلوٰۃ، ایتاء الزکوٰۃ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔ اور کوئی شخص باوجود اس اعلان خداوندی کے ان خلفائے اربعہؓ کو برحق خلفاء تسلیم نہیں کرتا تو وہ اس آیت کا منکر ہے اور اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا مذکورہ اعلان صحیح ثابت نہیں ہوا، العیاذ باللہ۔

اور اس آیت کا یہ مطلب بھی نہیں لیا جا سکتا کہ مذکورہ تمکین و اقتدار کا وعدہ مابعد کے خلفاء کے لئے ہے۔ کیوں کہ یہ اعلان **اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ** کے لئے ہے، جو مہاجرین صحابہؓ ہیں اور سوائے ان چار خلفاء کے صحابہؓ میں سے اور کسی مہاجر صحابی کو خلافت نہیں ملی۔ اسی بناء پر ان چاروں خلفاءؓ کی خلافت کو خصوصی طور پر خلافت راشدہ کہتے ہیں جو قرآن کی موعودہ خلافت ہے اور یہ خلافت ان چار یارؓ میں ہی منحصر ہے۔

(از روئیداد مولفہ مولانا قاضی مظہر حسینؒ مطبوعہ ۱۴۰۸ھ)

۲۔آیت استخلاف۔مہاجرین صحابہؓ سے وعدہ خلافت

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ط وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (پارہ ۱۸،سورۃ النور، ع۷، آیت ۵۵)

ترجمہ: اللہ نے وعدہ فرمایا ہے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں تم میں سے اور انہوں نے نیک عمل کئے ہیں کہ ضرور ان کو خلیفہ بنائے گا زمین میں جیسا کہ اس نے ان لوگوں کو خلیفہ بنایا ہے جو ان سے پہلے ہوئے ہیں۔اور ضرور ان کو ان کے لئے اس دِین کی طاقت (تمکین) دے گا جو اس نے ان کے لئے پسند کر لیا ہے۔ وہ خلفاء میری ہی عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں بنائیں گے۔اور اس کے بعد جو شخص بھی انکار (یا ناشکری) کرے گا تو وہ لوگ فاسق (نافرمان) ہوں گے۔

اس آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ان ایمان وعمل صالح والے صحابہ کرامؓ کو خلیفہ بنانے کا وعدہ فرمایا۔ جو اس آیت کے نازل ہونے کے وقت موجود تھے،جس پر لفظ مِنْكُمْ دلالت کرتا ہے۔اور چونکہ نبی کریم رحمت للعالمین خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مہاجرین صحابہؓ میں سے بالترتیب صرف حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان ذوالنورینؓ اور حضرت علی المرتضیٰؓ رضی اللہ عنہم کو ہی خلافت اور جانشینی کا عظیم شرف نصیب ہوا ہے۔ اس لئے یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن خلفاء کے متعلق اس آیت میں وعدہ فرمایا تھا وہ یہی چار ہیں۔ ان کی خلافت قرآن کی موعودہ خلافت ہے اور اگر ان چار خلفاءؓ کو اس آیت کا مصداق نہ قرار دیا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور آیت میں مِنْکُمْ کی قید کی وجہ سے بعد کے خلفاء اس آیت کا مصداق نہیں قرار دیئے جا سکتے۔ خواہ حضرت امام حسنؓ ہوں یا حضرت امیر معاویہؓ اور خواہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ہوں۔ یا قرب قیامت میں پیدا ہونے والے حضرت مہدی جو اُمت محمدیہ کے آخری ہادی اور مجدد ہوں گے۔ اور جن کی عادلانہ اسلامی حکومت کے بارے میں احادیث میں پیشگوئی موجود ہے۔ ان ما بعد کے خلفاء کو بعض حضرات نے جو خلفائے راشدین میں شمار کیا ہے تو وہ لغوی معنیٰ میں کہ ان کی حکومتیں بھی برحق خلافتیں ہیں اور وہ بھی رشد و ہدایت والے ہیں۔ لیکن اصل خلفائے راشدین یہی خلفائے رابعہ (چار یارؓ) ہیں جو قرآن کی موعودہ خلافت کا صحیح مصداق ہیں اور ان کے بعد آنے والے خلفاء اس آیت کے موعودہ خلفاء نہیں قرار دیئے جا سکتے، کیوں کہ حسب آیت تمکین اس آیت استخلاف سے مراد بھی وہی خلفاء ہیں جو مہاجرین صحابہؓ میں سے ہوں گے۔ (از روئیداد مولفہ مولانا قاضی مظہر حسینؒ مطبوعہ ۱۴۰۸ھ)

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

آیت استخلاف میں لفظ منکم سے مراد

آیت استخلاف میں خلفائے اربعہؓ کی خلافت موعودہ کا مبنی لفظ منکم ہے اور شیعہ بھی اسی منکم سے گھبراتے ہیں۔ ۱۳۳۹ھ میں بمقام مکیریاں ضلع ہوشیارپور (مشرقی پنجاب) میں امام اہلسنّت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ اور مشہور شیعہ مناظر مرزا احمد علی امرتسری آنجہانی میں مناظرہ ہوا تھا۔ چونکہ شیعہ پہلے تین خلفائے راشدین امام الخلفاء حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم کی خلافت راشدہ بلکہ ان کے ایمان کے بھی منکر ہیں، العیاذ باللہ۔ اس لئے امام اہل سنت نے خلفائے ثلثہ کے مومن کامل اور خلیفہ راشد ہونے پر دوسرے دلائل کے علاوہ آیت استخلاف بھی پیش کی تھی اور فرمایا تھا کہ جو لوگ حضرات ثلاثہ کو مومن نہیں مانتے وہ بتلائیں کہ یہ آیت کیوں کر سچی ثابت ہوسکتی ہے۔ کیوں کہ آیت میں وعدہ صرف مومنین حاضرین سے ہے، ورنہ لفظ منکم بے کار ہوجائے گا۔ اور اس وقت کے لوگوں میں صرف خلفائے ثلاثہؓ ہی کو آیت کی موعودہ تینوں نعمتیں ملیں۔ حضرت علیؓ کو بہ قول شیعہ تمکین دِین نہیں ملی۔ وہ اپنی خلافت میں بھی اپنا دِین رائج کرنے پر قادر نہ تھے۔ جیسا کہ روضۂ کافی کی عبارت منقولہ سے معلوم ہوا ہے۔ پس اگر حضرات ثلاثہؓ معاذاللہ مومن صالح نہ ہوں تو ان کی خلافت اس آیت کی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مصداق نہیں ہوسکتی۔ اور کوئی دوسرا مصداق اس آیت کا نہیں پایا گیا۔
(مباحثہ نکیریاں ص ۱۷)

شیعہ مناظر نے مِنکُمْ کا یہ جواب دیا کہ اگر ''منکم'' سے حاضرین ہی مراد ہوں تو پھر منکم سے قرآن میں جو خطابات ہیں وہ سب حاضرین کے لئے مخصوص ہو جائیں گے اور بعد والوں کے لئے وہ احکام ثابت نہ ہوں گے۔ تو اس کا جواب امام اہلسنّت نے یہ دیا کہ:

(۱) کہیں بھی لفظ مِنکُمْ ہو اور حاضرین کی تخصیص نہ لینے سے یہ لفظ بے کار ہو جاتا ہو تو یقیناً وہاں بھی حاضرین کی تخصیص ہو گی۔ مگر آیات احکام میں ایسا نہیں۔

(۲) امام اہل سنت نے شیعہ مذہب کی کتب اصول سے یہ دکھایا کہ حاضر کا صیغہ حاضر کے لئے مخصوص ہوتا ہے اور غائبین کا شامل کرنا کسی دلیل خارجی کی وجہ سے ہوتا ہے اور وہ دلیل خارجی آیت استخلاف میں دکھا دیجئے تو بے شک تخصیص باطل ہوجائے گی۔ شیعہ مناظر اس کا جواب نہ دے سکے۔ (از روئیداد سالانہ ۱۴۰۸ھ مدرسہ اظہار الاسلام مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

حدیث اتباع خلفائے راشدینؓ

رسول امین رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ يَعِشْ مِنكُمْ بَعْدِیْ فَسَيَرٰی اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِیْ

وَ سُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا۔ پس تم پر میری سنت کی اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت (طریقہ) کی پیروی لازم ہوگی۔

مہاجرین اور انصار سچے مومن ہیں

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْا اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَ رِزْقٌ کَرِیْمٌ (پارہ ۱۰، رکوع ۶، سورۃ انفال، آیت ۷۴)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور خدا کی راہ میں ہجرت کی اور جہاد کیا اور جنہوں نے مسلمان مہاجرین کو پناہ دی اور ان کی مدد کی وہ لوگ بالتحقیق مومن ہیں۔ ان کے لئے غفران اور اعلیٰ نصیب بہشت ہے۔

حاصل: خلفائے راشدینؓ ایمان بھی لائے، ہجرت بھی کی۔ **اولئک هم المومنون** کے بعد حقاً کی تاکید اور اس کے بعد **لهم مغفرة و رزق کریم** کا جملہ واقعی خلفائے اربعہ چار یارؓ کے حقیقی کامل و مکمل ایمان کی بڑی زبردست شہادت الٰہی ہے اور ان خلفائے اربعہ کو جس مقدس جماعت مہاجرین اور انصار نے بیعت کر کے خلیفہ نامزد کیا وہ سب **هم المومنون حقا** میں شامل ہیں۔ ایسی زبردست شہادت قرآنی کے بعد ان کے ایمان

میں شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

چاروں خلفاء کی محبت فرض ہے

(۱) ...... وَ عَنْ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَ سَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ حُبَّ اَبِى بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ عَلِيٍّ كَمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الصَّلٰوةَ وَ الزَّكٰوةَ وَالصَّوْمَ وَ الْحَجَّ فَمَنْ اَبْغَضَ وَاحِدًا مِنْهُمْ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةً وَ لَا زَكٰوةً وَلَا صَوْمًا وَلَا حَجًّا وَ يَحْشُرُهٗ مِنْ قَبْرِهٖ اِلَى النَّارِ (مسند اہل بیت بحوالہ نور الابصار)

اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر ابوبکر وعمر وعثمان وعلی کی محبت اس طرح فرض کی ہے جس طرح کہ تم پر نماز اور زکوۃ اور روزہ اور حج فرض کیا ہے۔ جس نے ان میں سے کسی ایک سے بھی بغض رکھا، اللہ اس کی نہ نماز قبول کریں گے اور نہ زکوۃ اور نہ روزہ اور نہ حج اور اس کی قبر سے اس کو اٹھا کر آگ کی طرف بھیج دیا جائے گا۔

مناقب خلفاءِ اربعہ

(۲) ...... وَ عَنْ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ

زَوَّجَنِی اِبۡنَتَهٗ وَ حَمَّلَنِیۡ اِلٰی دَارِالۡهِجۡرَةِ وَ اَعۡتَقَ بِلاَلًا مِّنۡ مَّالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ یَقُوۡلُ الۡحَقَّ وَ اِنۡ کَانَ مُرًّا تَرَکَهُ الۡحَقُّ وَ مَا لَهٗ صَدِیۡقٌ رَحِمَ اللّٰهُ عُثۡمَانَ تستحیهِ الۡمَلَائِکَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِیًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِالۡحَقَّ مَعَهٗ حَیۡثُ دَارَ (ترمذی)

چاروں خلفاء کے فضائل

اور امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ابوبکرؓ پر رحم کرے، اس نے اپنی بیٹی (عائشہؓ) میرے نکاح میں دے دی اور مجھے دارالہجرت تک سواری پر لایا اور اپنے مال سے اس نے بلالؓ کو آزاد کیا۔ اللہ عمرؓ پر رحم کرے، وہ حق بات کہتا ہے اگرچہ وہ کڑوی ہو۔ حق نے اسے اس حال پر چھوڑا ہے کہ اس کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ عثمانؓ پر رحم کرے، اس سے فرشتے بھی شرم کھاتے ہیں۔ اللہ علیؓ پر رحم کرے۔ اے اللہ! جس طرف علیؓ رخ کرے، حق کو بھی اس طرف ہی پھیر دے۔ (ترمذی شریف)

حضرت علی المرتضیٰؓ کا ارشاد

(۳) ...... وَ عَنِ النُّعۡمَانَ بۡنِ بَشِیۡرٍ قَالَ قَالَ عَلِیُّ بۡنُ اَبِیۡ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجۡهَهٗ فِیۡ هٰذِهِ الۡاٰیَةِ اِنَّ الَّذِیۡنَ سَبَقَتۡ لَهُمۡ مِنَّا الۡحُسۡنٰی اُولٰٓئِکَ عَنۡهَا مُبۡعَدُوۡنَ قَالَ اَنَا مِنۡهُمۡ وَ اَبُوۡبَکۡرٍ مِنۡهُمۡ وَ عُمَرُ مِنۡهُمۡ وَ عُثۡمَانُ مِنۡهُمۡ وَ الزُّبَیۡرُ مِنۡهُمۡ وَ الطَّلۡحَةُ

مِنۡهُمۡ وَ سَعۡدٌ مِنۡهُمۡ وَ عَبۡدُالرَّحۡمٰنِ مِنۡهُمۡ

(ابن ابی عاصم وابن ابی حاتم وابن عساکر وابن مردویہ والعشاری، کنز)

اورنعمان بن بشیر نے کہا: علیؓ بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے اس آیت کے متعلق کہ یقیناً وہ لوگ جن کے لئے ہماری طرف سے بھلائی کا فیصلہ ہو چکا ہے، وہ اس سے دور رکھے جائیں گے، کہا: میں بھی ان میں سے ہوں اور ابوبکرؓ بھی اور عمرؓ بھی اور عثمانؓ بھی اور زبیرؓ بھی اور طلحہؓ بھی اور سعدؓ بھی اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف بھی انہی میں سے ہیں۔

چاروں خلفاء کی شان

(۴) ...... وعَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ مَسۡعُوۡدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَنَا مَدِيۡنَةُ الۡعِلۡمِ وَ اَبُوۡبَكۡرٍ اَسَاسُهَا وَ عُمَرُ حِيۡطَانُهَا وَ عُثۡمَانُ سَقۡفُهَا وَ عَلِيٌّ بَابُهَا لَا تَقُوۡلُوۡا فِيۡ اَبِيۡ بَكۡرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثۡمَانَ وَ عَلِيٍّ اِلَّا خَيۡرًا

(فصل الخطاب، فردوس الاخبار)

اورعبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور ابوبکرؓ اس کی بنیاد ہیں اور عمرؓ اس کی دیواریں ہیں اور عثمانؓ اس کا چھت ہے اور علیؓ اس کا دروازہ ہے۔ تم ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ کے حق میں سوائے بھلائی کے اور کوئی بات نہ کہو۔

عبدالوحید الحنفی

چاروں خلفاء کا انتخاب

(۵) ...... وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فِیْ حَدِیْث جَابِرؓ اَنَّ اللّٰہَ اَخْتَارَ اَصْحَابِیْ عَلٰی جَمِیْعِ الْعَالَمِیْنَ سِوَی النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاَخْتَارَ لِیْ مِنْھُمْ اَرْبَعَۃً اَبَابَکْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ عَلِیًّا فَجَعَلَھُمْ خَیْرَ اَصْحَابِیْ وَ فِیْ اَصْحَابِیْ کُلِّھِمْ خَیْرٌ

(ابن عساکر، کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۶۷۰۴)

(الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ القاضی عیاض بن موسیٰ الاندلسی جلد ثانی ص ۱۱۹ طبع دمشق)

حضور ﷺ کا فرمان، جو کہ حضرت جابرؓ کی مروی حدیث ہے، کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہؓ کو تمام جہانوں سے چن لیا ہے اور پسند فرمایا ہے، سوائے نبیوں اور رسولوں کے، اور پھر ان چار کو چن لیا جو کہ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ ہیں۔ پس ان کو تمام صحابہؓ سے خیر فرمایا حالانکہ میرے ہر صحابیؓ میں خیر ہے۔

خلافت نبوت

(۶) ...... عَنْ سَفِیْنَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِلَافَۃُ النَّبُوَّۃُ ثَلَاثُوْنَ سَنَۃً ثُمَّ یُؤْتِی اللّٰہُ الْمُلْکَ مَنْ یَّشَاءُ

ترجمہ: حضرت سفینہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

فرمایا: نبوت کی خلافت تیس برس تک رہے گی پھر اللہ جس کو چاہے گا سلطنت دے دے گا۔

(صحیح ...... (۱) جامعہ الصغیر البانی جلد اول حدیث ۳۲۵۷ ...... (۲) ابوداؤد حدیث ۱۲۲۲ جلد سوم ...... (۳) مستدرک حاکم عن وسیف ...... (۴) شرح الطحاویۃ ۶۸۳۔۷۰۹)

خلافتِ نبوت تیس سال

(۷) ...... اَلْخِلَافَةُ بَعْدِیْ فِیْ اُمَّتِیْ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ مُلْکٌ بَعْدَ ذٰلِکَ

ترجمہ: خلافت میرے بعد میری اُمت میں تیس سال رہے گی، پھر اس کے بعد بادشاہت ہوگی۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(صحیح ...... (۱) جامع الصغیر البانی جلد اول حدیث ۳۳۴۱ ...... (۲) مسند احمد بن حنبل ...... (۳) ترمذی (۴) مسند ابویعلیٰ ...... (۵) صحیح ابن حبان عن سفینہ ...... (۶) الصحیحہ البانی حدیث ۴۶۰ ...... ۱۵۳۴۔۱۵۳۵)

خلافت النبوۃ

(۸) ...... اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ تَکُوْنُ بَعْدَ ذٰلِکَ مُلْکًا

ترجمہ: خلافت تیس سال ہوگی پھر اس کے بعد بادشاہت ہوگی۔

[(صحیح) ...... احادیث صحیحہ البانی جلد اول حدیث ۴۵۹ اخرجہ ابوداؤد (۴۶۴۶۔۴۶۴۷) ...... والترمذی (۳۵/۲) ...... والطحاوی فی مشکل الآثار (۳۱۳/۴) ...... وابن حبان فی صحیحہ (۱۵۳۴۔۱۵۳۵ موارد) ...... وابن ابی عاصم فی السنۃ (ق ۲/۱۱۴) ...... ومستدرک حاکم (۷۱/۳۔۱۴۵) ...... ومسند احمد بن حنبل (۲۲۰/۵۔۲۲۱) ...... والرویانی فی مسندہ (۱/۱۳۶/۲۵) ...... وابویعلیٰ الموصلی فی المفارید (۲/۱۱۵/۳)]

خلافت قریش میں ہوگی

(۹) ...... اَلْخِلَافَةُ فِیْ قُرَیْش وَالْحکم فِی الْاَنْصَار وَالْدَعْوة فِی الْحَبشة وَالْجِهَاد وَ الْهِجْرَة فِی الْمُسْلِمِیْن وَالْمُهَاجِرِیْنَ بَعْد.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خلافت قریش میں ہے۔ اور حکم انصار میں ہے۔ اذان قوم حبشہ میں ہے۔ اور جہاد اور ہجرت مسلمانوں میں ہے۔اور مہاجرین کے بعد۔

(صحیح ...... (۱) جامع الصغیر البانی جلد اول ۳۳۴۲ ...... (۲) مسند احمد بن حنبل ...... (۳) طبرانی ...... (۴) عن عتبہ بن عبدا لصحیحہ البانی حدیث ۱۸۵۱ ...... (۵) السنۃ ابن ابی عاصم ...... (۶) ابن عساکر)

عبدالوحید الحنفی

خلفائے راشدینؓ

(۱۰) ...... اُوصِیْکُمْ بِتَقْوٰی اللّٰه وَالسَّمْعَ وَالطَّاعَة وَاِن اَمَرَ عَلَیْکُمْ عَبْد حَبْشِی فَاِنَّه مِنْ یَعِیْش مِنکُمْ بَعْدی فَسَیَرٰی اِخْتِلَافًا کَثِیْرًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ تَمَسَّکُوا بِهَا وَعَضُّوْ عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذ وَاِیَّاکُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْر فَاِنَّ کُلّ مُحْدَثَة بِدْعَة وَ کُلُّ بِدْعَة ضَلَالَة

ترجمہ: عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وصیت کرتا ہوں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور بات سننے کی اور کہا ماننے کی اگرچہ حاکم ہو تم پر ایک غلام حبشی اور دیکھو گے تم بعد

میرے سخت اختلاف تو لازم پکڑلو تم میری سنت اور خلفائے راشدین (ہدایت یافتہ خلفاء) کی سنت کو مضبوطی سے پکڑنا اس کو دانتوں سے اور بہت بچو تم بدعت کے نئے کاموں سے اسلئے کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

(صحیح ......(۱) مسند احمد بن حنبل ......(۲) ابوداؤد ......(۳) ترمذی بحوالہ ابن ماجہ عن عرباض بن ساریہ حدیث ۴۲ ......(۵) مستدرک حاکم: عن عرباض بن ساریہ......(۶) الارواء ۲۴۵۵ ......(۷) شرح الطحاویہ ۵۰۱۔۷۱۵......(۸) السنۃ ۳۱، ۵۴ جامع صغیر جلد اول حدیث ۲۵۴۹)

۱۲ خلفاء ہوں گے

(۱۱) ...... لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ عَزِيْزًا اِلٰى اثْنٰى عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

ترجمہ: اِسلام کا معاملہ بارہ (۱۲) خلفاء کے پورا ہونے تک غالب رہے گا، سب خلفاء قریش کے خاندان سے ہوں گے۔

[(صحیح)......حوالہ احادیث الصحیحہ البانی جلد اول حصہ دوم حدیث ۳۷۶......بحوالہ اخرجہ مسلم کتاب الامارہ حدیث ۴۷۰۹۔ ابوداؤد (۲۰۷/۲) وابن حبان ۶۶۲۷ و مسند احمد (۹۸/۹۳/۵)]

۱۲ خلفاء تک غلبہ اِسلام

(۱۲) ...... لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّيْنُ عَزِيْزًا مَنِيْعًا اِلٰى اثْنَى عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ (صحیح)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ

کو یہ فرماتے ہوئے سنا، یہ دِین ہمیشہ بارہ خلفاء کے پورا ہونے تک غالب و بلند رہے گا۔ پھر آپ نے ایسی بات فرمائی جسے میں سمجھ نہ سکا تو میں نے اپنے باپ سے کہا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے کہا: ''سب خلفاء قریشی خاندان سے ہوں گے''۔

[حوالہ: اخرجہ مسلم (کتاب الامارت حدیث ۴۷۹۵)...... مسند احمد (۱۰۱/۵) زدائد المسند (۹۸/۵)]

یَکُوْنُ مَن یعدی اَثْنَا عَشَرَ اَمِیْرًا کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْشٍ (صحیح)

ترجمہ: ہوں گے میرے بعد ۱۲ خلفاء، سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

[حوالہ: الصحیحہ البانی حدیث ۱۰۷۵۔ بحوالہ اخرجہ الترمذی ...... (۲) مسند احمد بن حنبل (۹۰/۵، ۹۲، ۹۵۔۹۹، ۱۰۸) ...... (حدیث حسن صحیح)]

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

۱۲ خلفاء ہوں گے

(۱۳) ...... لَا یَزَالُ ھٰذَا الْاَمْرُ مَاضِیًا حَتّٰی یَقُوْمُ اِثْنَا عَشَرَ اَمِیْرًا کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْشٍ (صحیح)

ترجمہ: یہ کام (یعنی دِین و خلافت) برابر جاری رہے گا، یہاں تک کہ ۱۲ آدمی حکمرانی کریں گے اور یہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

[حوالہ: احادیث الصحیحہ جلد اول حصہ دوم ص ۷۱۹ ...... اخرجہ، مسند (۹۷/۵، ۹۸، ۱۰۱) ...... وھٰذا اسناء (صحیح علی شرطھا)]

بارہ (۱۲) خلفاء قیامت تک ہوں گے

(۱۴) ...... لَا یَزَالُ الدِّیْنُ قَائِمًا حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ اَوْ یَکُوْنَ عَلَیْکُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَۃً کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْشٍ وَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ عُصَیْبَۃٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَفْتَتِحُوْنَ الْبَیْتَ الْاَبْیَضَ بَیْتَ کِسْرٰی اَوْ آلِ کِسْرٰی وَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ کَذَّابِیْنَ فَاحْذَرُوْھُمْ وَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِذَا اَعْطَی اللّٰہُ تَعَالٰی اَحَدَکُمْ خَیْرًا فَلْیَبْدَاْ بِنَفْسِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَنَا الْفَرَطُ عَلَی الْحَوْضِ (مسلم شریف کتاب الامارہ حدیث ۴۷۱۱)

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

ترجمہ: دِین ہمیشہ قائم و باقی رہے گا، یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے، یا تم پر بارہ (۱۲) خلفاء حاکم ہو جائیں اور وہ سب کے سب قریش سے ہوں۔ اور میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے۔ کہ مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت کسریٰ یا اولادِ کسریٰ کے سفید محفل کو فتح کرے گی، اور مزید میں نے آپ سے سنا کہ قیامت کے قریب کذاب ظاہر ہوں گے پس تم ان سے بچتے رہنا۔ مزید سنا کہ جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو کوئی بھلائی عطا کرے تو اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرنے کی ابتداء کرو اور یہ بھی سنا کہ میں حوض پر آگے بڑھنے والا ہوں۔ (مسلم شریف، کتاب الامارہ حدیث ۴۷۱۱)

دورِ خلافت راشدہ کی فتوحات

آیت تمکین، آیت استخلاف اور آیت اظہار دین کی قرآنی پیشگوئیوں اور خدائی وعدوں کے مطابق خلفائے راشدین خصوصاً خلفائے ثلاثہ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ فاروق، حضرت عثمانؓ ذوالنورین کے ایام خلافت میں غلبہ دین اور عروج اسلام کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں نیست و نابود ہوگئیں۔ بڑی بڑی جاہ و جلال رکھنے والی قومیں پرچم اسلام کے سامنے جھک گئیں۔ اور ایک پس ماندہ عرب قوم نے توحید و سنت کا نور اطراف عالم میں پھیلا دیا۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

دورِ صدیقیؓ

خلیفہ اول امام الخلفاء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی سوا دو سالہ قلیل ترین مدت خلافت میں نہ صرف یہ کہ ملک کے داخلی فتنوں، مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ جھوٹے مدعیان نبوت کی دجالیت، منکرین زکوٰۃ کی بغاوت اور بعض عربی قبائل کے ارتداد کا قلع قمع کر کے دورِ رسالت کے مفتوحہ علاقوں کو پرچم اسلام کے تابع کیا۔ بلکہ روم و ایران کی اسلامی فتوحات کا بھی آغاز کر دیا۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عراقی فوجیں ملک ایران میں اور شامی فوجیں ملک روم میں غازیانہ سطوت و کامرانی کے

ساتھ آگے بڑھتی چلی گئیں۔ جس کی وجہ سے طاغوتی طاقتوں کو اپنی ذلت و مغلوبیت کا شدید خطرہ لاحق ہو گیا۔

عہد فاروقی رضؓ

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے ساڑھے دس سالہ دورِ خلافت میں صدیوں کی رومی عیسائی سلطنت اور ایرانی مجوسی بادشاہت کو زیر و زبر کر کے کلمہ اسلام کا غلغلہ بلند کر دیا۔ حتیٰ کہ حضرت صدیق اکبرؓ کے مفتوحہ علاقوں کے علاوہ بائیس لاکھ اکاون ہزار تیس (۲۲۵۱۰۳۰) مربع میل ارض کفر فتح کر کے وہاں پرچم اسلام نصب کر دیا۔ اور یہ ایک نا قابل انکار حقیقت ہے کہ غلبہ اسلام کی قرآنی پیشگوئیوں کا زیادہ تر مصداق عہد فاروقی کی عظیم الشان اسلامی فتوحات ہیں۔ جنہوں نے قیصر و کسریٰ کی سطوتوں کو خاک میں ملا کر مظلوم انسانیت کو وقار و جلال عطا کیا۔ ماشاء اللہ فاروقؓ فاروق ہے۔

سطوت عثمانی رضؓ

خلیفہ سوم حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے بارہ سالہ دورِ خلافت میں روم و ایران کے وہ علاقے بھی فتح کر لئے گئے، جو عہد فاوقی میں سرنگوں نہیں ہو سکے تھے۔ عہد عثمانی میں افریقہ بھی فتح ہوا۔ جو حضرت

عثمان ذوالنورینؓ کی خلافت کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔ علاوہ ازیں دورِ عثمانی کی خصوصیات میں سے وہ بحری فتوحات ہیں، جنہوں نے سمندر میں تلاطم بپا کر دیا۔ حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں ہی رسول اللہ ﷺ کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت امیر معاویہؓ نے جزیرہ قبرص فتح کر کے شوکت اسلام کو دوبالا کر دیا تھا۔ علاوہ ازیں بری فتوحات کے سلسلہ میں کابل و قندھار بھی عہد عثمانی کے زیر سایہ آ گئے تھے۔ اگر بالفرض حضرات ثلاثہؓ کی ان اسلامی فتوحات کا انکار کر دیا جائے تو پھر قرآن حکیم کی ربانی پیشگوئیوں کا کوئی صحیح مصداق نہیں قرار دیا جا سکتا۔ جس کی وجہ سے قرآن کی موعودہ خلافت کالعدم ٹھہرتی ہے، العیاذ باللہ۔

خلافت مرتضویؓ

خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بوجہ مہاجرین اولین میں ہونے کے قرآن کی موعودہ خلافت راشدہ کا آخری نشان ہیں۔ آپ کے تقریباً ۵،۶ سالہ دورِ خلافت میں گو جدید علاقہ کفر فتح نہیں ہو سکا اور آپ داخلی ملکی اختلافات اور مشاجرات کے حل کرنے میں مصروف رہے ہیں۔ لیکن آپ نے خلیفہ راشد کی حیثیت سے اپنے دورِ خلافت میں وہی نظام حق نافذ فرمایا، جو آپ سے پہلے تین خلفائے راشدین نے نافذ فرمایا تھا۔ آپ

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

نے اپنی حدود خلافت میں اسی دین حق کا پرچم بلند کیا جو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ تھا اور اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ان چاروں خلفائے راشدین میں کسی قسم کا کوئی نزاع واقع نہیں ہوا۔ یہ حضرات یقیناً حسب آیت قرآنی **"اشدآء علی الکفار رحمآء بینھم"** کا اعلیٰ مصداق تھے۔رضی اللہ عنہم اجمعین۔ (سنی موقف مولفہ مولانا قاضی مظہر حسینؒ)

حق چار یارؓ

چونکہ قرآن کی موعودہ خلافت کا مصداق بوجہ مہاجرین اولین میں ہونے کے یہی خلفائے اربعہ ہیں۔ یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ فاروق، حضرت عثمانؓ ذوالنورین اور حضرت علیؓ المرتضیٰ اس لئے ان کو خصوصیت کے طور پر چار یار کہا جاتا ہے۔اور یہ اصطلاح امت میں صدیوں سے جاری ہے۔ دینی مدارس میں جو صدیوں سے فارسی نصاب پڑھایا جاتا ہے، ان میں بھی چار یار کی اصطلاح مذکور ہے۔اور قبل ازیں عموماً سنی مساجد میں چار یار کی نشان دہی کے لئے حسب ذیل شعر لکھا جاتا تھا:۔

چراغ و مسجد، محراب و منبر
ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ

(سنی موقف مولفہ مولانا قاضی مظہر حسینؒ)

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

صداقت اہلسنت والجماعت پر محققانہ شہرہ آفاق مطبوعات

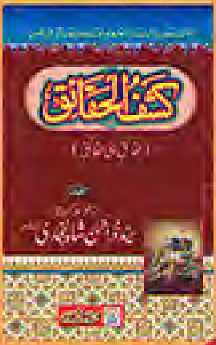
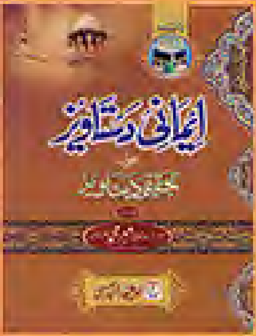

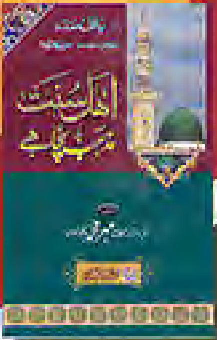
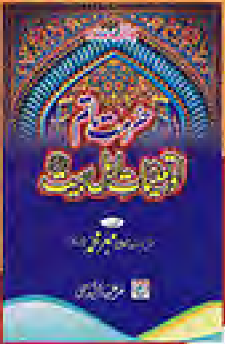

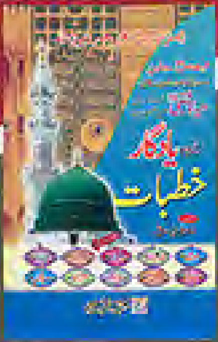

مرحبا اکیڈمی

ملنے کا پتہ: **مکتبہ اسلامیہ حنفیہ**

بن حافظ جی ضلع میانوالی 0321-5470972